بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

اج اللہ کرم سے قادیانیوں کہ ایک پلید عقیدہ پر بات ہو گی۔

ہم مسلمانوں کا ایمان ہے کہ اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ اولاد سے پاک ہے اس کی کوئی اولاد نہیں اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔ ایسا عقیدہ رکھنے والا کفر کا مرتکب ہوتا ہے۔ اس کی تشبیہ دینا بھی حرام اور کفر ہے۔

قادیانیوں کا ایک عقید ہے جس میں وہ مرزا قادیانی کو اللہ کی اولاد (بیٹے) کہ بمنزلہ سمجھتے ہیں۔ اس پر ان کی کتب سے متعدد حوالاجات ہیں جن میں یہ نمایایہ ہے

اُس کی سچائی ظاہر کردے گا۔ انت منّی بمنزلۃ توحیدی وتفریدی۔ فحان ان تُعان وتعرف بین الناس۔
تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید۔ پس وہ وقت آتا ہے کہ تو مدد دیا جائے گا اور دنیا میں مشہور کیا جائے گا۔
انت منّی بمنزلۃ عرشی۔ انت منّی بمنزلۃ ولدی☆۔
تو مجھ سے بمنزلہ میرے عرش کے ہے۔ تو مجھ سے بمنزلہ میرے فرزند کے ہے۔
انت منّی بمنزلۃ لا یعلمھا الخلق۔ نحن اولیآء کم
تو مجھ سے بمنزلہ اس انتہائی قُرب کے ہے جس کو دنیا نہیں جان سکتی۔ ہم تمہارے متوّلی اور

حاشیہ در حاشیہ: خالی نہیں جائے گی۔ چنانچہ اُسی دن بلکہ اُسی وقت لڑکے کی حالت روبصحت ہو گئی گویا وہ قبر میں سے نکلا۔ میں یقیناً جانتا ہوں کہ معجزات احیائے موتیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس سے زیادہ نہ تھے میں خدا کا شکر کرتا ہوں کہ اس قسم کے احیائے موتیٰ بہت سے میرے ہاتھ سے ظہور میں آچکے ہیں۔ اور ایک دفعہ **بشیر احمد** میرا لڑکا آنکھوں کی بیماری سے بیمار ہو گیا اور مدت تک علاج ہوتا رہا کچھ فائدہ نہ ہوا۔ تب اُس کی اضطراری حالت دیکھ کر میں نے جناب الٰہی میں دعا کی تو یہ الہام ہوا برّق طفلی بشیر یعنی میرے لڑکے بشیر نے آنکھیں کھول دیں تب اُسی دن خدا تعالیٰ کے فضل اور کرم سے اُس کی آنکھیں اچھی ہو گئیں۔ اور ایک مرتبہ میں خود بیمار ہو گیا یہاں تک کہ قُرب اجل سمجھ کر تین مرتبہ مجھے سورۃ یٰسٓ

☆ خدا تعالیٰ بیٹوں سے پاک ہے اور یہ کلمہ بطور استعارہ کے ہے چونکہ اس زمانہ میں ایسے ایسے الفاظ سے نادان عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ کو خدا ٹھہرا رکھا ہے اسلئے مصلحتِ الٰہی نے یہ چاہا کہ اس سے بڑھ کر الفاظ اس عاجز کیلئے استعمال کرے تا عیسائیوں کی آنکھیں کھلیں اور وہ سمجھیں کہ وہ الفاظ جن سے مسیح کو وہ خدا بناتے ہیں اس اُمت میں بھی ایک ہے جس کی نسبت اس سے بڑھ کر ایسے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ منہ

اس عبارت میں مرزے کا ایک الہام درج ہے جس میں اس کو اللہ کی اولاد کے بمنزلہ بتایا گیا ہے۔ اصل کہانی دو مختلف الفاظ پر مبنی ہے۔

- اولادی
- بمنزلہ

ہم ان کو الگ الگ سمجھے گے۔

• بمنزل

ائیں جانتے ہیں عربی میں بمنزلت کیا ہے اور کس لیے استعمال ہوتی ہے۔


نزل	نزل

ومكان نَزِل : يُنْزَل فيه كثيراً ؛ عن اللحياني .

سب سے پہلے یہ دیکھیے

یہ لسان العرب جلد 11 ص 284 ہے

اس میں واضح ہے کہ بمنزلت مکام مرتبہ کہ لیے استعمال ہوتی ہے اب مزید دیکھے ایک اور کتاب:

تاجالعروس (مصدر: نزل؛ جلد 38 ص 421) میں لکھاہے کہ بمنزل قدر مرتبہ دینے کے لیے استیمال ہوتا ہے یعنی اگر کسی کو کسی کا مرتبہ، مکام دیناہو تو بمنزلت اتاہے۔ اس کی اسان مثال نبی کریم ﷺ نے بیان فرمائی ہے۔

صحیح بخاری (2699) فرمان نبوی ﷺ ہے۔

"الخالةُ بِمَنْزِلَةِ الأُمِّ

ترجمہ: خالہ ماں کی بمنزلہ ہے

اس میں تین چیزیں ہیں:

1: مشبہ (جسے کسی سے تشبیہ دی گی ہو)

2: مشبہ بہ (جس سے تشبیہ دی جاے)

3: وجہ المشبہ (جس وجہ سے تشبیہ دی جایئے)

اس میں خالہ مشبہ ہے کیوں کہ اسے تشبیہ دی گی ہے۔ ماں اس میں مشبہ بہ ہے کیوں کہ اس ماں کی تشبیہ دی جارہی ہے۔ وجی تو اس میں بیاں نہیں مگر سیاق وسباق کے لحاظ سے اس میں وجہ تشنیہ محبت، شفقت، پرورش، اور قریب رشتہ ہے۔

اب اس پر غور فرمایئے خالہ کو ماں کی جگہ ہے اگر ماں کے رشتہ کو ہی جڑ سے ختم کر دیا جایے اس کا تصور ہی ختم ہو جایئے پھر کیا یہ ربط قایم رہے گا جواب نہ میں ہے

اسی طرح ایک اور مثال دیکھیے

ایک اور حدیث نبوی ﷺ ہے جس میں اللہ کے رسول نے بمنزلت ے معنی کھول کر بیان فرما دیے ہیں۔

بخاری شریف کی ایک روایت ہے (3706)

أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى " .

تم مجھ سے اسی طرح ہو جیسے ہارون موسیٰ کے بمنزلہ تھے، مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

اس پر توجہ فرمائیں اللہ کے نبی نے حضرت علیؓ کو حضرت ہارونؑ کہ بمنزلہ رکھے گیا ہے مقابل حضرت موسیٰؑ کہ اس کا سیاق کچھ اس طرح ہے۔

حضرت موسیٰؑ جب کوہ طور پر جب طورات لینے گیے تو حضرت ہارونؑ کو نائیب چھوڑ گئیے ان کہ بعد نگران حضرت ہارون ہوتے تھے۔

اب اس حدیث کا سیاق دیکھے نبی کریم ﷺ جب جنگ میں جا رہے تھے تب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں نائیب بنا دیا۔ ان کو اہل مدینہ پر اہل بیت پر نگران بنایا اور یہ کلمہ ادا کیے اور مثال دی کہ جیسے حضرت ہارون نائیب تھے اسی طرح تم بھی نائیب ہو۔

اب دیکھیں اللہ کہ رسول نے بمنزلہ کے معنی واضیح کر دیے ہیں سوچیں اگر حضرت ہارون نبی ہی نہ ہوتے تو کیا ان کی مثال دی جا سکتی تھی ہر گز نہیں ایک اور پہلوں دیکھے سمجھ نا اسان ہو جایے گا۔ اللہ کے رسول نے حضرت نوح کے نائیب نبی کے بمنزلہ کیوں نہیں کہا۔

جواب اسان ہے کہ حضرت نوحؑ کا نائیب تھا ہی نہیں پھر بمنزلت کیساء۔

یعنی پتا چلا کے اگر ہم کسی کو کسی کہ بمنزلہ رکھنا ہے تو اس کا اصل (مشبہ بہ) موجود ہو لازمن۔

ہمیں بمنزلت کی تو سمجھ اگی ہے۔

اب دیکھنا پڑے گا کہ کیا اللہ کی اولا دیا بیٹا موجود ہے جس کی بمنزلہ (مقام) پر مرزا قادیانی کو رکھا گیا ہے۔

ہم اس چیز کو اللہ کے کلام (قران کریم) میں دیکھے گے۔

اول اللہ نے اس کی ضاحت سورہ اخلاص میں کی ہے۔(قران کی ای ایت ہی اس کہ لیے کافی ہے لیکن اس کو ہر نکتہ نظر سے دیکھے گے)

☆لَمۡ یَلِدۡ ۙ۬ وَ لَمۡ یُوۡلَدۡ

نہ وہ کسی کا باپ ہے اور نہ کسی سے پیدا ہوا۔

اللہ نے صاف بتادیا کہ ناوہ(اللہ) کسی کی اولاد ہے نہ اس کی اولاد ہے۔اگر اولاد نہیں تو اولاد کی بمنزلت کیسے اللہ کہ رہاہے اس کی اولاد نہیں مگر قادیانی کہ رہے ہیں اولاد کی بمنزلت کسے قران اور قادیانی امنے سامنے۔

☆أَنَّىٰ يَكُونُ لَهُ وَلَدٌ وَلَمْ تَكُن لَّهُ صَاحِبَةٌ؟

اللہ کے لیے بیٹا کیسے ہو سکتا ہے جبکہ اس کی کوئی شریک(بیوی)ہی نہیں؟"

(سورہ الانعام:101)

اللہ تعالیٰ نے پھر مشریکین کا گلا گھونٹ دیاہے۔یہ اللہ پر پچھلی قوموں نے اللہ کے بیٹے کا عقیدہ بنالیا جیسے قادیانیوں نے بنایا فرق اتناہے الفاظ تبدیل ہیں۔

پھر سمجھے اگر اللہ کا کوئی بیٹا نہیں کیوں کہ اللہ کا شریک نہیں تو پھر اگر اللہ کی اصل اولاد نہیں تو پھر بمنزلت کیسے

☆ وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ

"عیسائی کہتے ہیں کہ مسیح اللہ کا بیٹا ہے۔"

اب دیکھے عسائیوں یہ عقیدہ ہے۔ کہ حضرت عیسیٰؑ اللہ کی اولاس ہیں۔ یہ ان کا عقیدہ ہے اللہ کے سچے رسول کے بارے میں۔

اب بات کی گھرائی کو سمجھے اگر اللہ کا کوئی بیٹا ہوتا تو اللہ تعالیٰ یہاں کچھ نا کچھ اس بات کا اشارہ فرماتا یا پھر یہ بتاتا کہ نہیں حقیقی اولاد بلکہ بمنزلت ہے ہاے افسوس قادیانیت کے لیے بھی یہاں سے بھی راہ فرار بند ہے ۔اگے اللہ کیا فرماتا ہے وہ دیکھے: ذَٰلِكَ قَوْلُهُم بِأَفْوَاهِهِمْ (یہ صرف ان کے منہ کی باتیں ہیں (حقیقت نہیں)۔) (سورہ التوبہ:30) اللہ نے اس کا کیا جواب دیا وہ دیکھے یہ صرف ان کی منہ کی باتے ہیں یعنی اس میں کوئی حقیقت نہیں۔ اگر اللہ کا حقیقی بیٹا ہیں نہیں پھر اس کی بمنزلت کیسے۔

اب اتے ہیں ان جوابات کی طرف جو قادیانی دیتے ہیں پاکٹ بک سے ان جاہلوں کا جواب کچھ اس طرح ہوتا ہے

کہ متکلم خود اپنی بات کی وضاحت کرے گا اس بات کا جو ان مرزا ساب نے اسی صفہ کہ اخر میں دے دیا ہے یہ کہ خدا تعالیٰ بیٹوں سے پاک ہے یہ کلمہ بطور استعارہ کے ہیں۔ اور چونکہ اس دور میں نادان عسائیوں نے حضرت عیسیٰؑ کو خدا ٹھرا رکھا ہے اس لیے مصلحت الہی نے چاہا کہ اس سے بڑھ کر اس اجز کہ لیے استعمال کرے اور ان کو پتا چلے کہ ان سے بڑھ کر بھی اس امت میں عاجز کہ لیے استعمال ہوئیں ہیں۔

جواب: اول یہ کہ بمنزلہ استعمال ہی استعارہ / مجاز / تشبیہ کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ مرزا قادیانی نے کوئی منفرد چیز بیان نہیں کی۔ اب غور کیجیے مرزا قادیانی نے یہ بات اس لیے کی کہ عسائیوں کی وجہ اہساس کمتری کہ باعث کی ہے اور اس کو خدا کی طرف منسوب کر دیا۔ اس کو معلوم ہی نہیں کہ اللہ نے اولاد کہ بارے میں کیا فرمایا اور اللہ نے عسائیوں کہ اس عقیدہ کا کیا جواب دیا ہے جو اوپر بیان ہو چکی سورہ توبہ 30 میں اللہ نے اس کا جواب دیا ہے جو قران میں موجود ہے جو مرزا قادیانی کہ الہام کہ بلکل مخالف ہے ۔اب قران اور مرزا پھر سے امنے سامنے ہیں۔

ثانیا: اس شخص نے ایک بات لکھی ہے کہ ان سے بڑھ کر الفاظ اس عاجزہ لیے استعمال کرے

جواب: اللہ نے اس پر کیا کہا وہ پہلے ہی بیان ہو چکا ہے اب یہ کہ اس لی اصل حقیقت کو معلوم کرتے ہیں۔ اول یہ کہ مرزا قادیانی نے کہا ہے عیسایوں سے بڑھ کہ الفاظ استعمال ہو یہ کلمہ جھوٹ کہ سوا کچھ نہیں کیوں کہ ان کا عقیدہ حقیقت پت مبنی ہے ان کہ نزدیق اور وہ اس بات کو تسلیم نھی کرتے ہیں کہ حضرت مسیحؑ خداوندہ بیٹے ہیں۔

اب زرا غو کریں تو بات واضیح ہوتی ہے کہ اگر حقیقت میں کسی سے اگے نکلنا ہے تو محض خیالی پلاو کی بجایں حقیقت میں کچھ نا کچھ ہونا لازمی ہے تبھی مقابلہ ممکن ہے ورنہ محظ باتیں ہیں اور کچھ نہیں۔ اور مرزا نے خود یہ کہ کر اپنی بات کا رد کر دیا ہے کہ یہ استیعارہ کہ رنگ میں ہے۔